اُمید کی بدولت آمادہ ہونا
سبق 7 مئی 11تا17

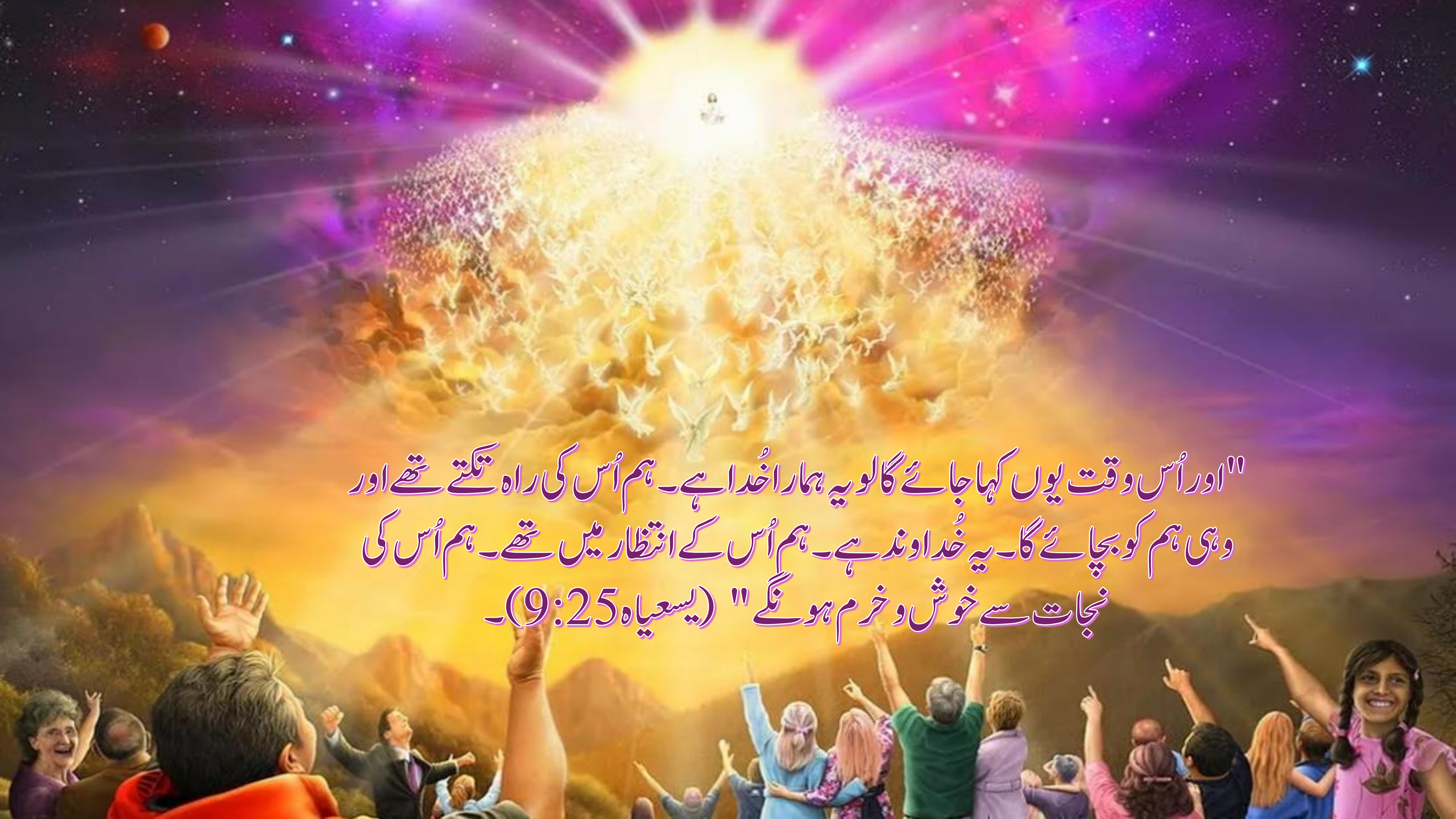
"اور اُس وقت یوں کہا جائے گا لو یہ ہمارا خُدا ہے۔ ہم اُس کی راہ تکتے تھے اور
وہی ہم کو بچائے گا۔ یہ خُداوند ہے۔ ہم اُس کے انتظار میں تھے۔ ہم اُس کی
نجات سے خوش و خرم ہونگے" (یسعیاہ 9:25)۔

جیسے جیسے پیشن گوئی کے واقعات سامنے آئے، دنیا بھر کے لوگوں نے یسوع مسیح کی دوسری آمد کے بارے تحقیق اور منادی کی۔

ان میں سے جرمنی میں جوہان البرچٹ بینگل (1687۔1752)۔ چلی میں مینونل کاکونز (1731۔1801)۔ شمالی امریکہ میں ولیم ملر (1782۔1861)۔ جوزف وولف جس نے افریقہ، مصر، حبشہ، ایشیا، فلسطین، شام، فارس ازبکستان اور ہندوستان تک پیغام پہنچایا۔

وہ اور دوسرے جنہوں نے پہلے لکھا تھا، اسی نتیجے پر پہنچے: یسوع 19 ویں صدی کے وسط میں واپس آئے گا۔

دوسری آمد

- مبارک اُمید۔
- یسوع مسیح کیسے آئے گا؟

ولیم ملر:

- بائبل کی تشریح کیسے کریں۔
- نبوت کا وقت
- 2300 دنوں کی پیشن گوئی۔

یسوع مسیح کی
دوسری آمد

مبارک اُمید

"اور اُس مبارک اُمید یعنی اپنے بزرگ خُدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں" (ططس 13:2)

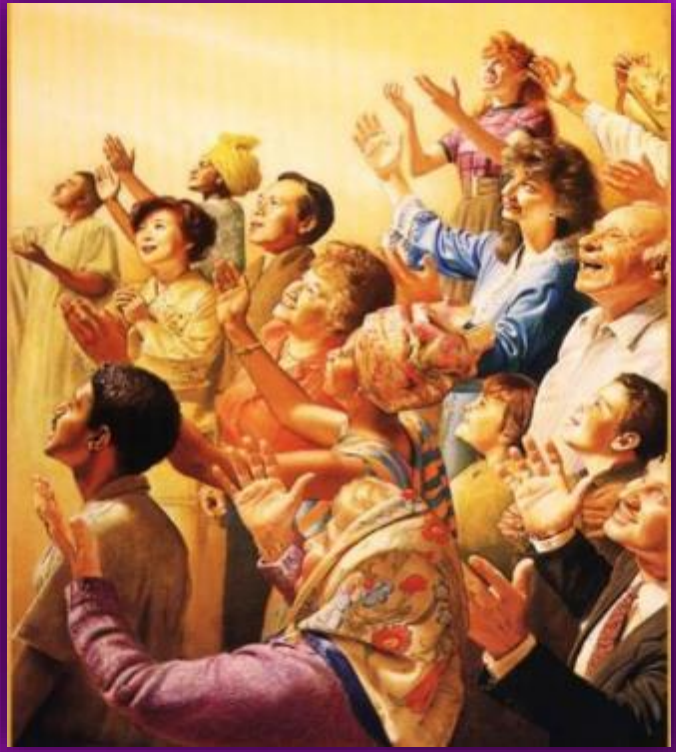

چونکہ یسوع مسیح نے آنے کا وعدہ کیا تھا (یوحنا 14: 1۔3)۔ یہ آج تک تمام ایمانداروں کی اُمید رہی ہے (ططس 13:2)۔

یہ اُمید رومن کیتھولک کلیسیا اور آرتھوڈوکس کلیسیا کے عقیدے دنوں میں جھلکتی ہے۔ یہ اینگلیکن کلیسیا کی طرف سے بھی سکھایا جاتا ہے اور اسی طرح لوتھر، کیلون اور دوسرے اصلاح کاروں نے بھی سکھایا۔

کونسی چیز یسوع مسیح کی دوسری آمد کو اس قدر بے صبری سے منتظر واقعہ بناتی ہے؟

بیماری، مصائب اور موت کے خاتمے کا اشارہ کرتی ہے۔

اس کا مطلب غربت، ناانصافی اور ظلم کا خاتمہ ہے

لڑائیاں، جھگڑے اور جنگوں کا خاتمہ

امن، خوشی اور خُدا کے ساتھ ابدی اشتراک کے لئے دنیا کے لئے دروازوں کو کھولنا

یسوع مسیح کی آمد کیسے ہو گی؟

"کیونکہ جیسے بجلی پُورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہو گا" (متی 27:24)۔

19 ویں صدی کے دوران، پروٹسٹنٹوں نے دوسری آمد کے نظریے کو یہ تعلیم دے کر مسخ کیا کہ یسوع مسیح ایک ہزار سال کے لئے امن کی زمینی بادشاہت قائم کرے گا (پریملیہ نینلزم) یا یہ کہ دوسری آمد سے پہلے ایک ہزار سال کا امن کا دور ہو گا (پوسٹ ہزار سالہ ازم)۔

تاہم، اصلاح کاروں نے سکھایا کہ ہزار سالہ زمانہ دوسری آمد سے پہلے ہو گا، اور یہ کچھ ایسا ہو گا:

حقیقی طور پر: "میں جلد آرہا ہوں" (مکاشفہ 20:22)۔

ظاہری: "ہر آنکھ اُسے دیکھے گی" (مکاشفہ 7:1؛ متی 27:24)۔

سماعتی: "کیونکہ خُداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا" (1 تھسلنیکیوں 16:4؛ 1 کرنتھیوں 52:15)۔

جلالی: مُردے جی اٹھیں گے، زندہ بدل جائیں گے، اور ہم خُداوند کے ساتھ آسمان پر چڑھ جائیں گے (1 تھسلنیکیوں 4: 13-18؛ 1 کرنتھیوں 15: 51-55)۔

ولیم ملر

بائبل کی تشریح کیسے کریں

"کیونکہ حکم پر حکم۔ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون ہے۔ تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں" (یسعیاہ 10:28)۔

یسعیاہ 28: 9۔10 کے الفاظ کی بنیاد پر، ولیم ملر نے بائبل کو اپنی ہی تشریح کرنے کے انتخاب کا فیصلہ کیا۔

پیدائش سے شروع کرتے ہوئے، اُس نے بائبل کے ہر حوالے کا مطالعہ کیا۔ اگر ایک جگہ مطلب واضح نہیں تھا، تو اُس نے بائبل کے کسی اور حوالے سے حل تلاش کیا۔

اس طرح، روح القدس نے اس کے ضمیر کو روشن کیا کہ بائبل واضح طور پر اس کے سامنے کھل گئی۔

جب وہ پیشن گوئی کے حوالے پر آیا، اس نے دریافت کیا اُسی اصول کو یہاں بھی لاگو کیا جاسکتا ہے:

حیوان سلطنتوں کی نمائندگی کرتے ہیں (دانی ایل 7: 17، 23)

ہوائیں تباہی کی نمائندگی کرتی ہیں (یرمیاہ 36:49)۔

پانی بھیڑ کی نمائندگی کرتا ہے (مکاشفہ 15:17)۔

عورت کلیسیا کی نمائندگی کرتی ہے (حزقی ایل 2:4:23 کرنتھیوں 2:11)۔

ایک دن ایک سال کے برابر ہے (گنتی 34:14؛ حزقی ایل 6:4)۔

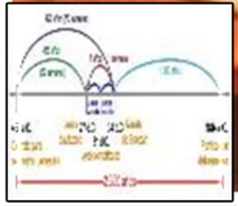

ان اصولوں کو لاگو کرتے ہوئے ملر اپنی دریافت سے بہت حیران ہوا:

نبوت کا وقت

"اور اُس نے مجھ سے کہا کہ دو ہزار تین سو صبح و شام تک اس کے بعد مقدس پاک کیا جائے گا" (دانی 8:14)۔

ملر کے زمانے پر غور کرتے ہوئے۔ زمین کو مقدس خیال کیا جاتا تھا اور اُس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ پیشن گوئی مقدس کی صفائی سے متعلق ہے (دانی ایل 8:14)۔ یہ یسوع مسیح کی دوسری آمد کے وقت کی نشاندہی کرتی ہے:

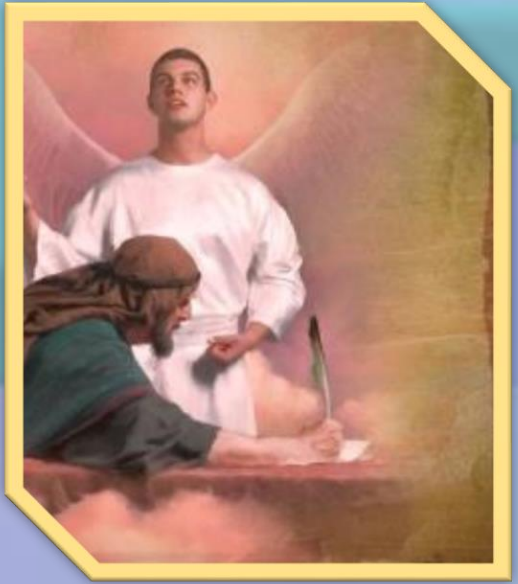

مینڈھا: مادہ اور فارس (دانی ایل 8:20)۔

بکرا: یونان (دانی ایل 8:21اے)۔

سینگ جو ٹوٹ گیا: سکندر اعظیم اور اُس کے جانشین (دانی ایل 8: 21بی اور 22)۔

چھوٹا سینگ: روم، مذہبی اور سیاسی تناظر میں (دانی ایل 8: 23-25)۔

تاہم 2300 دن کی وضاحت بیان نہیں کی گئی (دانی 8: 26-27)۔

برسوں بعد جبرائیل کو دوبارہ بھیجا گیا تا کہ وہ دانی ایل کو اس نکتے کی وضاحت کرے (دانی ایل 9: 21-23)۔ اُس نے وضاحت کی پیشن گوئی کے ایک مخصوص مدت کو الگ کر دیا گیا ہے اور اس کا آغاز یروشلیم کی تعمیر کا حکم صادر ہونے سے ہوتا ہے (دانی ایل 9: 24-25)۔ اگر ملر کو اس کی وضاحت مل جائے تو اُسے 2300 دن یا سال کے آغاز کا پتہ چل جائے گا۔

2300 دنوں کی پیشن گوئی

"اور اے عزرا تو اپنے خُدا کی اُس دانش کے مطابق جو تجھ کو عنایت ہوئی حاکموں اور قاضیوں کو مقرر کرتا کہ دریا پار کے سب لوگوں کا جو تیرے خُدا کی شریعت کو جانتے ہیں انصاف کریں اور تم اُس کو جو نہ جانتا ہو سکھاؤ" (عزرا7:25)۔

فارس کے بادشاہ ارتخششتا کے ساتویں سال میں، عزرا کو یروشلیم جانے اور شہر کی بحالی کو مکمل کرنے کے لئے سیاسی خود مختاری حاصل کرنے کا حکم جاری کیا گیا (عزرا7:7،11-14؛20-21؛24-25)۔ یہ 457 بی سی کا سال تھا۔

جیسا کہ 70 ہفتے کی پیشن گوئی سے پتہ چلتا ہے کہ، یروشلیم کو مکمل طور پر دوبارہ تعمیر ہونے میں 49 سال لگے، اور مسیح کی آمد تک مزید 434 سال گزر گئے (دانی ایل 9:25)۔ اس پیشن گوئی کے مطابق یسوع کا بپتسمہ 27 اے ڈی اور 70 ہفتوں کا اختتام 34 اے ڈی میں ہوتا ہے۔

پیشن گوئی کے کیلنڈر کے مطابق تمام حصوں کو یکجا کرنے سے، ملر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یسوع مسیح کی دوسری آمد 1843 میں کسی وقت واقع ہو گی۔

یہ دریافت کرنے کے بعد کہ اس بات کو مدنظر نہیں رکھا گیا تھا کہ تاریخ میں کوئی سال "صفر" نہیں ہے۔ یہ طے پایا کہ یسوع 1844 میں آئے گا۔

DANIEL'S VISIONS.

ILLUSTRATIONS OF MILLER'S VIEWS OF THE END OF THE WORLD IN 1843.

JOHN'S VISIONS.

2300 دنوں کی پیشن گوئی

"تیرے لوگوں اور تیرے مقدس شہر کے لئے ستر ہفتے مقرر کیے گئے ہیں" (24:9)۔

ستر ہفتوں اور 2300 دنوں کی پیشنگوئیوں کے چارٹ کو دیکھیں

"پہلے شاگردوں کی طرح ولیم ملر اور اُس کے شر کا خود پوری طرح سے اُس پیغام کو نہیں سمجھتے تھے جو اُن کے ذمے تھا۔ اغلاط جو عرصہ سے کلیسیا میں آچکی تھیں وہ پیشنگوئی کے اہم حصوں کی درست تفسیر کرنے میں اُن کی راہ میں حائل ہوئیں۔ اس لئے گو انہوں نے اُس پیغام کی منادی کی جو خُدا نے انہیں دنیا کو دینے کے لئے اُن کے سپرد کیا تھا اور اُس کے معنی نہ سمجھتے ہوئے انہں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا"

EGW (The Great Controversy, pg. 252-51)

"آج ہمیں صرف یہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے ایمان
پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ آج ہمیں خُدا سے محبت
کرنے اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھنے کی ضرورت
ہے۔ آج ہمیں دشمن کی آزمائشوں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ اور
مسیح کے فضل سے فضل حاصل کرنا چاہئے۔ اس طرح ہم مسیح
کی آمد کا انتظار کریں گے۔ ہر دن کو ایسے بسر کریں جیسے ہم
جانتے ہوں کہ یہ اس زمین پر ہمارا آخری دن ہو گا۔ اگر ہمیں
معلوم ہوتا کہ مسیح کل آئے گا تو کیا ہم آج پھر کیا ہم مہربانی کے
الفاظ ہر صورت استعمال نہیں کریں گے۔ اور تمام بے لوث
خدمت کے کاموں میں حصہ نہیں لیں گے؟"

EGW (In heavenly places, December 14 p.355)